سہ ماہی "تحقیق و تجزیہ" (جلد4، شمارہ:2)، اپریل تا جون 2026ء

The Expression of Feminine Emotions in Urdu Elegiac Songs

اردو المیہ گیتوں میں نسوانی جذبات

Zia Ud Din Khan Niazi*[1]
PhD Scholar, Department of Urdu, MY University, Islamabad
Dr. Baqir Waseem*[2]
Assistant Professor, Department of Urdu, MY University, Islamabad.

ضیاءالدین خان نیازی☆[1]
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر باقر وسیم☆[2]
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد

Correspondance: z5231101@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 28-04-2026
Accepted:27-06-2026
Online:28-06-2026

Copyright:© 2026 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Urdu songs occupy a significant place in Urdu literature because they provide a powerful expression of human emotions and experiences. Among them, elegiac songs particularly portray feelings of sorrow, separation, loneliness, disappointment, and emotional suffering. The present study, entitled "Feminine Emotions in Urdu Elegiac Songs," aims to examine the representation of women's emotions and inner experiences in Urdu elegiac poetry. In these songs, women are not merely depicted as traditional or romantic figures; rather, they emerge as sensitive and conscious individuals who experience love, longing, sacrifice, deprivation, and social oppression. The study explores how poets employ language, symbolism, imagery, and musicality to portray feminine emotions with depth and intensity. Urdu elegiac songs present a vivid picture of women's emotional and psychological states and reflect their struggles within social and cultural frameworks. The themes of separation,

unfulfilled desires, emotional pain, and memories of love are frequently associated with the feminine experience and contribute to the emotional richness of these songs Using a descriptive and analytical approach, this research argues that the portrayal of feminine emotions in Urdu elegiac songs goes beyond personal grief and becomes a representation of broader social and cultural realities. The study concludes that these songs serve as an important literary source for understanding women's emotional experiences and their representation in Urdu poetry. Consequently, Urdu elegiac songs occupy a significant position in expressing feminine sensibility and preserving the emotional and cultural dimensions of women's lives.

KEYWORDS: Urdu Elegiac Songs, Feminine Emotions, Women's Sensibility, Female Experience, Tragedy, Separation, Emotional Expression, Gender Representation, Urdu Poetry, Cultural Identity.

معنی و مفہوم

گیت شاعری کی ایک ایسی صنف یا قسم ہے جس کی شاعری خالصتاً گانے کے لیے تخلیق کی جاتی ہے جس میں انسانی جذبات، خیالات، احساسات کو موسیقیت سے لبریز انتہائی دل کش طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔ گیت میں الفاظ کی ترتیب، روانی، تسلسل، آہنگ اور ردھم کو مرکزی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

لغوی معنی:

گیت بنیادی طور پر ہندی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "گایا جانے والا کلام" یا "نغمہ"۔

سلیم شہزاد اپنی کتاب "لسانی و ادبی اصطلاحات کی وضاحتی لغت" میں گیت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"ہندی صنفِ سخن جسے گایا جاتا ہے۔ گیت موضوع اور ہیئت کے لحاظ سے پابند صنف نہیں۔ البتہ اس کی نسائیت یا اس میں نسائی جذبات کے اظہار کی خصوصیت اور اہمیت اسے ایک مخصوص مزاج دیتی ہے جو نرمی، ترنم اور گداز کا حامل ہے۔ گیت کے الفاظ جن سے اس کے خیالات اجاگر ہوتے ہیں، بول کہلاتے ہیں۔"(1)

اصطلاحی معنی:

ادب میں گیت سے مراد وہ منظوم تخلیق ہوتی ہے جس میں گیت نگار اپنے ذاتی یا اجتماعی جذبات جن میں خوشی، غم، محبت، جدائی، فراق اور محرومی وغیرہ کو موسیقیت، ترنم اور ردھم کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

انفرادی انداز میں انسانی زندگی کی مختلف جہتوں کا اظہار کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اردو المیہ گیت عورت کے جذبات کی ترجمانی کا فریضہ احسن انداز میں سر انجام دے رہے ہیں۔

نادیہ اتم اپنی تصنیف "اردو شاعری میں عورت کا تصور" میں بیان کرتی ہیں:

"عورت کے مختلف رخوں پر دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اردو ادب میں بھی عورت کے وسیع تصور اور اس کی زندگی کی گہری سچائیوں کے مختلف روپ رہے ہیں۔ کبھی وہ خیالی محبوبہ کی شکل میں تو کبھی زندگی کی ہمراہی بن کر اردو شاعری میں نظر آتی ہے۔ چوں کہ شاعری کا کام نغمگی اور حسن کے احساس کو فروغ دینا بھی رہا ہے اس لیے اس کا ایک اہم حصہ عورت کے حسن کی عکاسی کرتا ہے۔ کہیں اس عکاسی میں شوخ رنگ دکھائی دیتے ہیں تو کہیں اس میں زندگی کی سنجیدگی نظر آتی ہے اور کہیں اس میں تصوراتی اور جبلی رخ دکھائی دیتے ہیں۔"(2)

اردو المیہ گیت ایسی نغماتی تخلیقات ہوتی ہیں جن میں جتنا کردار شاعری کا ہوتا ہے اتنا ہی موسیقی کا بھی ہوتا ہے، کیونکہ موسیقی ہی وہ صنف ہوتی ہے جو ان جذبات کی ترسیل سامع تک کرنے کی ذمہ داری سرانجام دیتی ہے۔

المیہ گیتوں کی موسیقی:

اردو موسیقی میں المیہ گیتوں کا کردار انتہائی اہم رہا ہے اور انہوں نے عورتوں کے جذبات کی ترجمانی کا حق پوری طاقت کے ساتھ ادا کیا ہے۔ ذیل میں ہم اردو المیہ گیتوں میں عورتوں کے جذبات کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

انتظار اور بے چینی:

یہ بات عورت کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ محبت اور وابستگی کے جذبات کا اظہار کرے۔ اسی وجہ سے المیہ گیتوں میں اس کے انتظار کی کیفیت کو بڑی شد و مد کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ ان کیفیات میں محبوب کی راہ دیکھنا، اس کے دیدار کی خواہش، بے قرار و بے چین رہنا، وقت کا نہ گزرنا اور ہر چیز سے جی اُکتا جانا وغیرہ شامل ہے۔ مثلاً

"دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے"

گلوکارہ سلمہ آغا کا گایا ہوا یہ گیت بکھری ہوئی امیدوں اور ناکام انتظار کی بہترین نسوانی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔

"چھین سکتا نہیں اب مجھ سے میرا پیار کوئی"

اس المیہ گیت میں محبوب کو ہر حال میں پانے اور دنیا کو خاطر میں نہ لانے کا عزم دہرایا گیا ہے۔

دل شکستگی اور بے وفائی کا عنصر:

اردو کے بیشتر المیہ گیتوں میں عورتوں کو بے وفائی کا شکار دکھایا گیا ہے۔ محبوب کے ناروا رویّے، نظر انداز کرنے کی عادت اور بے رخی سے عورت کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے المیہ گیتوں میں شکایت، مایوسی، افسردگی اور لاچارگی کے جذبات کا غلبہ ہوتا ہے جو عورت کی داخلی کیفیات کا نتیجہ ہیں۔ مثلاً

"راتوں کو کروٹ بدلتے ہیں ہم"

اس المیہ گیت میں عورت کے جذبات کا اظہار اس طرح کیا گیا ہے کہ محبوب کے بغیر اس کے لیے دن اور رات گزارنا مشکل ہو گیا ہے۔

"مجھے تم نظر سے گرا تو رہے ہو"

گلوکار اس گیت میں محبوب کی بے اعتنائی اور بے وفائی کا شکوہ کرتے ہوئے اسے یہ یقین دلاتے ہیں کہ محبوب چاہنے کے باوجود بھی اسے بھلا نہ پائے گا۔

قربانی اور سخاوت کا جذبہ:

عورت روزِ ازل سے ہی قربانی اور سخاوت کے لیے اپنی منفرد پہچان رکھتی ہے۔ المیہ گیتوں میں وہ اپنی خواہشات اور جذبات کی قربانی دے کر دوسروں کی خوشی کو مقدم رکھتی ہے لیکن ان تمام کے باوجود بھی اس کے بدلے میں اسے عموماً دکھ، محرومی اور لاچارگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً

"زندگی کے سفر میں گزر جاتے ہیں جو مقام"

یہ گانا فلم "معلوم" کا ہے جس میں عورت کی طرف سے محبوب کے بچھڑنے اور تعلقات کو قائم رکھنے کے لیے دی گئی قربانیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

معاشرتی استحصال اور احساسِ محرومی:

بہت سے المیہ گیتوں میں عورت کے معاشرتی استحصال اور احساسِ محرومی کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔ خاص طور پر جب عورتوں پر جبر کرتے ہوئے انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم کیا جاتا ہے اور ان پر روایتی پابندیاں مسلط کر دی جاتی ہیں تو پھر ان کے دکھ اور بے بسی کا اظہار المیہ گیتوں میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ مثلاً

"جانے وہ کیسے لوگ تھے جن کے پیار کو پیار ملا"

یہ المیہ گانا زندگی کی ناانصافیوں اور معاشرتی برائیوں کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

"ہم نے تو تمہیں دن دے ہی دیا"

یہ المیہ گانا انسان کی تنہائی، بے کسی اور لاچاری کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔

محبت اور بچھڑنے کا کرب:

المیہ گیتوں میں نسوانی جذبات کا سب سے نمایاں اور واضح پہلو محبوب سے دوری اور جدائی کا کرب ہے۔ عورت اپنے محبوب، خاوند یا کسی دوسرے عزیز رشتے کی جدائی میں گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے ساتھ گزرے ہوئے پل، انتظار کی کیفیت اور ملنے کی بے تابی المیہ گیتوں کا مرکزی موضوع بنتے ہیں۔ مثلاً

"میری راہوں پہ کیوں اندھیرا ہے"

اس المیہ گیت میں محرومی، بچھڑنے کے غم اور درد کو واضح کیا گیا ہے۔

"ہم چھوڑ چلے اس محفل کو"

یہ المیہ گیت تنہائی، رنج اور دل کے ٹوٹنے کے احساسات کی ترجمانی کرتا ہے۔

خونی رشتوں کے لیے جذبات:

ہمارے ہاں ایک عمومی غلط فہمی یہ بھی موجود ہے کہ نسوانی جذبات صرف عاشقانہ معاملات سے مربوط ہیں حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ احساسات و جذبات ماں، بیٹی، بہن اور بھائی جیسے رشتوں کے ساتھ بھی مضبوطی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور المیہ گیتوں کا باقاعدہ حصہ بنتے ہیں۔ ان میں اولاد یا والدین کی جدائی، خاندان والوں کی مشکلات اور عزیزوں کے رخصت ہو جانے کا دکھ عورت کے جذبات کو وسعت اور گہرائی عطا کرتا ہے۔ مثلاً

"یہ گھر میرا گلشن ہے گلشن کا خدا حافظ"

اس المیہ گیت میں بیٹی کی رخصتی کے مناظر کی ترجمانی کی گئی ہے کہ بیٹی کو رخصت کرتے ہوئے والدین کس جذباتی کیفیت کا شکار ہوتے ہیں۔

"جا میرے دیوانے دل اس دنیا سے کیا حاصل"

یہ المیہ گیت دنیا کی بے وفائی، بے ثباتی اور بے اعتنائی کے تناظر میں عورتوں کے جذبات کی عکاسی کرتا ہے۔

میرا جی اپنی تصنیف "گیت ہی گیت" کے پیش لفظ میں بیان کرتے ہیں:

"گیت کی بعض ایسی صورتوں کے تجربے میں جن میں شاعری کے معین
اصولوں سے گریز دکھائی دیتا ہے اس لیے ان شعوری تجربات کو اسی نظر
سے دیکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔"(3)

اردو المیہ گیتوں کی مختلف ہیئتیں:

جدائی کے گیت: اردو کے المیہ گیتوں میں سب سے بڑی اور اہم قسم جدائی اور فراق پر مبنی گیتوں کی ہے جس میں عام طور پر محبوب یا کسی عزیز ترین ہستی کی جدائی یا بچھڑ جانے کے غم میں نسوانی جذبات کا بیان شاعری کی صورت میں کیا جاتا ہے۔

سماجی اور معاشرتی المیہ گیت: اس طرح کے المیہ گیتوں میں معاشرے کے اندر عورتوں سے رکھے جانے والے ناروا سلوک اور استحصال کو موضوع بنایا جاتا ہے تاکہ عورتوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں اور معاشرتی زیادتیوں پر ان کے جذبات کو المیہ گیتوں کی شکل میں لوگوں تک پہنچایا جاسکے۔

وطن سے دوری اور ہجرت کے المیہ گیت: وطن سے دوری اور ہجرت ایک ایسا موضوع ہے جس پر المیہ گیتوں میں سب سے زیادہ شاعری کی گئی ہے۔ محبوب سے دوری اور لمبی جدائی ایک ایسا دکھ ہے جس کا اظہار عورتوں کی جانب سے تواتر کے ساتھ کیا جاتا رہا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے جس سے نسوانی جذبات واحساسات کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ مثلاً:

"کب تک تم پردیس رہو گے

آؤ گے نہ خط لکھو گے

میں گھٹ گھٹ کر جان دے دوں گی

پھر تم کس کو جان کہو گے"

بے مروتی اور بے وفائی کے المیہ گیت: اس طرح کے المیہ گیتوں میں محبوب کی بے رخی، بے اعتنائی، بے وفائی، بے مروتی، وعدہ خلافی اور محبت میں دغابازی کے نسوانی جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے کیوں کہ عورت شروع ہی سے بے وفائی پر شکوہ کناں نظر آتی ہے۔ مثلاً

"زندگی اپنی تھی اب تک اُڑتے بادل کی طرح"

اس المیہ گیت میں انسانی بے بسی، لاچارگی اور کم ہمتی ایک ایسے بادل سے تشبیہ دی گئی ہے جسے ہوا جہاں چاہے اُڑا کر لے جائے۔ دوسرے لفظوں میں انسانی زندگی کے غیر پائیداری کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

"جس نے میرے دل کو درد دیا"

اس المیہ گیت میں محبوب کی بے اعتنائی اور بے رخی پر اپنے دکھ اور رنج کا اظہار کیا جارہا ہے۔

خاندان کی جدائی اور دکھ کے گیت: اپنے قریبی عزیزوں جن میں ماں باپ، اولاد، بھائی اور بہن وغیرہ شامل ہیں ان رشتوں کے دور ہونے یا جدا ہونے کی صورت میں بھی گیتوں کے اندر نسوانی جذبات کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مثلاً

"میرے دل کو توڑنے والے کس کس کا دل توڑے گا"

اس المیہ گیت میں ملنے اور بچھڑنے کے تعلق کے حوالے سے پیدا ہونے والے درد اور جذباتی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

"یہ دنیا نہیں ہے میرے پاس تو کیا"

اس المیہ گیت میں خاندانی اور گھریلو نظام اور تعلقات میں دوری اور فاصلوں کو موضوع بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں انتظار کی شدت اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے کرب کو بیان کیا گیا ہے۔

عورتوں کے مخصوص المیہ گیت: یہ ایسے المیہ گیت ہوتے ہیں جن میں خالصتاً عورتوں کے جذبات کی نمائندگی کی جاتی ہے جن میں ان کی قربانیوں، محرومیوں، جدائی، انتظار، کرب اور معاشرتی مسائل و مشکلات کو موضوع بنایا جاتا ہے۔ مثلاً

"وہ عشق جو ہم سے روٹھ گیا"

اس المیے گیت میں عورت کے فراق، تنہائی اور بچھڑنے کے غم کو انتہائی مؤثر اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے عورت کے جذبات کا کماحقہ اظہار ہوتا ہے۔

"اوے او بے مروت تو کہاں ہے"

معروف گلوکارہ ناہید اختر کا گایا ہوا یہ گیت زبان زدِ عام ہے جس میں بھرپور طریقے سے عورتوں کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی بے اعتنائی پر کیسے شکوہ کناں ہے۔

روحانی و فلسفیانہ المیہ گیت: زندگی کے عارضی پن، ناپائیداری، موت کی حقیقت، تقدیر اور انسانی لاچاری و بے بسی جیسے اہم موضوعات ان المیہ گیتوں کا موضوع ہیں۔ ان میں زندگی کے غیر حقیقی اور عارضی ہونے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

"کیا کہوں اے دنیا والو کیا ہوں میں"

دنیا میں ہونے والی ناانصافیوں، جبر اور مسائل کا شکار نسوانی جذبات کا اظہار کر کے اپنے دکھ درد کو واضح کیا گیا ہے۔ نفیس اقبال اپنی تصنیف "پاکستان میں اردو گیت نگاری" کے پیش لفظ میں بیان کرتے ہیں:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ گیت زیادہ مردوں نے ہی تخلیق کیے ہیں لیکن بنیادی طور پر گیت عورتوں کی جانب سے جذبے کا اظہار ہے بلکہ عورت تو جذبے کی علامت ہے۔ اس لیے مجھے خوشی ہے کہ میں نے عورت کے جذبات کے اس اظہار کو کتابی شکل میں عورت کے سامنے رکھا ہے۔"(4)

اردو المیہ گیتوں کی فنی خصوصیات:

اردو المیہ گیتوں کی مقبولیت کے جہاں دیگر کئی اسباب ہیں وہیں پر ایک اہم وجہ اس کی فنی خوبیاں اور خصوصیات ہیں جن کا ذکر ذیل میں کیا جارہاہے۔

سادہ اور عام فہم زبان: چوں کہ المیہ گیتوں کو ہر سطح کے لوگ سنتے ہیں اس لیے عام طور پر ان کی زبان سادہ، عام فہم اور آسان ہوتی ہے جس سے سننے والے مکمل حظ اٹھاتے ہیں، چناں چہ مشکل اور ثقیل زبان کے استعمال سے ہر ممکن گریز کیا جاتاہے۔ تکرار کا اندازِ بیان: المیہ گیتوں میں کسی خاص مصرع یا لفظ کی بار بار تکرار کی جاتی ہے تاکہ جذباتی کیفیت کو بڑھایا جاسکے۔ یہ تکرار سامع کے قلب وذہن پر گہرا اور شدید اثر چھوڑتی ہے اور وہ اس تکرار سے زیادہ لطف اٹھاتا ہے۔

علامت نگاری کا فن: شاعر غم، دکھ اور محرومی کے اظہار کے لیے مختلف علامتوں اور تصویری پیکروں کو استعمال میں لاتا ہے۔ مثلاً آنسو، درد اور رنج کے لیے، ویرانی، جدائی وغیرہ کے لیے اور رات تنہائی وغیرہ کو ظاہر کرتی ہے۔

داخلیت اور خود کلامی: المیہ گیتوں میں شاعر اپنی داخلی کیفیات سے آگاہی فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر گیت خود کلامی کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے جذبات کی گہرائی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ڈرامائی کیفیت کی عکاسی: بہت سے المیہ گیتوں میں واقعاتی اور ڈرامائی انداز موجود ہوتا ہے جس سے جذباتی اثر میں نمایاں حد تک اضافہ ہوتا ہے اور سننے والا خود کو کہانی کے اندر محسوس کرتا ہے اور یہ سارا عمل ڈرامائی کیفیت کی عکاسی کرتا ہے۔

تشبیہات اور استعارات کا فن: المیہ گیتوں میں ادبی حسن اور دل کشی پیدا کرنے کے لیے تشبیہ، کنایہ، استعارہ، مجازِ مرسل اور دیگر شعری صنعتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

آفاقی انسانی تجربات کا بیان: المیہ گیت اب صرف فرد کے غم تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ موت، تقدیر، زندگی، تنہائی اور وقت جیسے آفاقی موضوعات کو بھی بیان کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی معنویت وسیع اور متنوع ہو جاتی ہے۔

درد بھری فضا کی تشکیل: الفاظ، آہنگ اور موضوع کے باہمی امتزاج سے ایک ایسی فضا قائم ہو جاتی ہے جو سامع کے دل میں دکھ، درد اور رنج والم کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

الغرض، اردو المیہ گیتوں میں نسوانی جذبات، جدائی، محبت، انتظار، قربانی، محرومی اور سماجی جبر اور دباؤ کے مختلف پہلوؤں اور سطحوں کی بھرپور انداز میں عکاسی کرتے ہیں۔ المیہ گیت عورت کے باطنی احساسات و تجربات، نفسیاتی کیفیات اور معاشرتی اقدار کو نہایت دل کش اور مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ جس کے باعث سامع اور قاری ان جذبات سے ہمدردی اور فطری میلان محسوس کرتا ہے۔ اسی وجہ سے نسوانی جذبات اردو المیہ گیتوں کی روح اور ان کے اثر انداز ہونے کا مرکزی سرچشمہ ہے۔

حوالہ جات

1. سلیم شہزاد، لسانی وادبی اصطلاحات کی وضاحتی لغت، لاہور: زمین پرنٹرز، 2021ء، ص:647
2. نادیہ اتم، اردو شاعری میں عورت کا تصور، لکھنو: نظامی پریس، 1991ء، ص:7
3. میرا جی، گیت ہی گیت، دہلی: جمال برقی پریس، ص:9
4. نفیس اقبال، پاکستان میں اردو گیت نگاری، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، 1986ء، ص:7

References:

1. Saleem Shahzad, Lisani o Adabi Istilahat Ki Wazahati Lughat, Lahore: Zameen Printers, 2021, p: 647
2. Nadia Utam, Urdu Shayari Mein Aurat Ka Tasawwur, Lucknow: Nizami Press, 1991, p: 7
3. Meera Ji, Geet Hi Geet, Delhi: Jamal Barqi Press, p: 9
4. Nafees Iqbal, Pakistan Mein Urdu Geet Nigari, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 1986, p: 7